Journal of Religion & Society **(JR&S)**
Available Online:
https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index
Print ISSN: 3006-1296Online ISSN: 3006-130X
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

The Concept of Hubbul Watani (Patriotism) in the Light of Seerah Tayyiba ﷺ: A Research Study in the Context of State Loyalty and Muslim Ummah

سیرتِ طیبہ ﷺ کی روشنی میں حبُّ الوطنی کا تصور: ریاستی وفاداری اور امتِ مسلمہ کے تناظر میں ایک تحقیقی مطالعہ

Dr.Nisar Mehmood
Lecturer, Department of Islamic Studies Kohat University of Science and Technology
nisarmehmood148@gmail.com

Abstract
This study seeks to understand the issue of Hubbul Watani (patriotism) in the context of the Seerah (biography) of Prophet Muhammad ﷺ, and its compatibility with state loyalty and the global Muslim Ummah. This research reflects on the growing conflict between the modern nation-state model, which seeks exclusive political loyalty, and the concept of Ummah in Islam, which emphasises brotherhood among Muslims across the world. Using primary sources of Islam, especially the Quran, Hadith and the Constitution of Medina (Mithaq-e-Madina), this study shows that Islam acknowledges patriotism as a natural human feeling. The Prophet ﷺ loved Makkah and Madinah and founded a model city-state which combined local citizenship duties with global Muslim brotherhood. The research finds that Seerah offers a middle ground: it embraces jā'iz (permissible) patriotism based on service, justice, and loyalty to one's country, but condemns nationalism when it leads to racial superiority, discrimination or defiance of Shariah. The research also examines how this might be applied in Pakistan today. It explains that the Ideology of Pakistan offers a balanced perspective where love for the homeland is not opposed to love for the Ummah. The findings suggest that Islamic patriotism is expressed in civic responsibilities, national progress, justice and, efforts to promote the well-being of state and world Muslim populations. The study finds that Islam neither embraces cosmopolitanism without roots nor chauvinistic nationalism. Rather, it provides a moderate, moral framework of patriotism that unites state and Ummah. This balanced perspective offers a pragmatic framework for Muslim nations grappling with issues of globalisation, identity politics and state-building.
Keywords: *Hubbul Watani, Patriotism in Islam, Seerah of Prophet Muhammad ﷺ, Constitution of Medina, State Loyalty, Muslim Ummah, Islamic Nationalism, Pakistan Ideology, Civic Responsibility, Moderate Patriotism*

1۔ مقدمہ

1۔1 موضوع کا تعارف

حبُّ الوطنی، یعنی اپنے وطن سے محبت، انسانی فطرت کا ایک لازمی جزو ہے۔ یہ محبت صرف جغرافیائی حدود تک محدود نہیں بلکہ اس میں جذبۂ وفاداری، قربانی اور خدمت کا عنصر شامل ہوتا ہے۔ اسلامی تناظر میں حبُّ الوطنی کو ریاستی وفاداری (state loyalty) اور امتِ مسلمہ کے عالمگیر تصور (transnational Muslim brotherhood) کے ساتھ مربوط کر کے دیکھا جاتا ہے۔ سیرتِ طیبہ ﷺ کی روشنی میں یہ تینوں عناصر ایک دوسرے سے الگ نہیں بلکہ ایک متوازن نظام کا حصہ ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے مکہ مکرمہ سے ہجرت کے وقت اپنے وطن سے شدید محبت کا اظہار فرمایا۔ آپ ﷺ نے مکہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: "تم اللہ کی زمین میں سب سے بہترین جگہ ہو اور مجھے سب سے زیادہ محبوب ہو" (ابن ہشام کی سیرت میں مذکور)۔ مدینہ منورہ میں داخل ہوتے وقت آپ ﷺ نے سواری کو تیز کیا تاکہ جلد از جلد اپنے نئے وطن پہنچیں۔ انصارِ مدینہ کے ساتھ محبت کا اظہار کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر لوگ ایک وادی میں چلیں اور انصار کسی دوسری وادی میں، تو میں انصار ہی کی وادی میں چلوں گا" (سیرت ابن ہشام)۔ یہ واقعات واضح کرتے ہیں کہ وطن سے محبت فطری اور محمود ہے، مگر یہ محبت اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت سے بالاتر نہیں ہو سکتی۔

ریاستی وفاداری کا تصور میثاقِ مدینہ (Constitution of Medina) میں سب سے واضح طور پر سامنے آتا ہے۔ ہجرت کے فوراً بعد آپ ﷺ نے مدینہ کے مسلمانوں، یہودی قبائل اور دیگر غیر مسلم قبائل کے ساتھ ایک معاہدہ کیا جس میں تمام شہریوں کو ایک "امت" قرار دیا گیا۔ یہ معاہدہ ایک کثیر المذاہب شہری ریاست (city-state) کا نمونہ تھا جہاں وفاداری کی بنیاد امن، انصاف اور مشترکہ دفاع پر تھی، نہ کہ صرف نسل یا مذہب پر۔ امتِ مسلمہ کا تصور اس سے بھی وسیع ہے۔ قرآن کریم میں امت کو "بہترین امت" (آل عمران:110) قرار دیا گیا ہے جو عقیدے کی بنیاد پر قائم ہے، نہ کہ جغرافیائی حدود پر۔ اس طرح سیرتِ طیبہ ﷺ ہمیں سکھاتی ہے کہ حبُّ الوطنی ریاستی وفاداری کا تقاضا کرتی ہے مگر یہ امتِ مسلمہ کی عالمگیر اخوت سے متصادم نہیں ہو سکتی۔

1۔2 مسئلہ تحقیق

جدید قومی ریاست (modern nation-state) کا تصور مغربی نشاۃِ ثانیہ اور ویسٹ فیلیا معاہدے (1648) سے جنم لیا ہے، جس کی بنیاد علاقہ، قومیت اور خود مختاری پر ہے۔ اس میں شہری کی وفاداری ریاست کے قانون، جھنڈے اور سرحدوں سے وابستہ ہوتی ہے۔ اس کے برعکس اسلامی تصورِ امت سرحدوں سے ماورا ہے؛ یہ عقیدے، اخوت اور عالمی ذمہ داری پر قائم ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ جب ایک مسلمان کو ریاستی وفاداری (جیسے قومی مفاد، فوجی خدمت یا سفارتی پالیسی) کا تقاضا کیا جائے تو کیا یہ امتِ مسلمہ کی وسعت سے ٹکرا سکتا ہے؟

سیرتِ طیبہ ﷺ میں یہ توازن میثاقِ مدینہ اور غزوات کے ذریعے نظر آتا ہے۔ آپ ﷺ نے مدینہ کو ایک خود مختار ریاست بنا کر مقامی وفاداری قائم کی مگر اسے امتِ مسلمہ کے عالمگیر فریم ورک میں رکھا۔ آج کے دور میں مسلمان ممالک (جیسے پاکستان، سعودی عرب، ترکی، ایران) قومی ریاستوں کی شکل میں موجود ہیں۔ ان کے درمیان تنازعات (سرحدی مسائل، وسائل کی تقسیم) امت کی وحدت کو چیلنج کرتے ہیں۔ تحقیق کا مرکزی سوال یہ ہے: سیرتِ طیبہ ﷺ کی روشنی میں حبُّ الوطنی اور ریاستی وفاداری کا اسلامی تصور کیا ہے اور یہ جدید قومی ریاست کے تقاضوں کے ساتھ امتِ مسلمہ کی عالمگیر ذمہ داری کو کیسے متوازن کر سکتا ہے؟

1۔3 اہمیتِ موضوع

عصرِ حاضر میں حبُّ الوطنی کے اسلامی تناظر کی ضرورت اس لیے ہے کہ دنیا قومی ریاستوں کی شکل میں تقسیم ہے۔ مسلمان ممالک کے درمیان باہمی تنازعات، عالمی سیاست میں مسلمانوں کی کمزور پوزیشن اور قوم پرستی (nationalism) کے مغربی تصور کا غلبہ امتِ مسلمہ کو تقسیم کر رہا ہے۔ اگر حبُّ الوطنی کو صرف قومی مفاد تک محدود کر دیا جائے تو امت کی اخوت کمزور ہو جاتی ہے۔ اس کے برعکس اگر ریاستی وفاداری کو بالکل نظر انداز کیا جائے تو انارکی پھیل جاتی ہے۔

سیرتِ طیبہ ﷺ اس توازن کی بہترین مثال پیش کرتی ہے۔ میثاقِ مدینہ نے ایک کثیر المذاہب معاشرے میں امن قائم کیا جبکہ امتِ مسلمہ کا تصور تمام مسلمانوں کو ایک خاندان قرار دیتا ہے۔ یہ مطالعہ عصرِ حاضر کے مسلمانوں، خصوصاً پاکستان جیسے ملک کے شہریوں کے لیے راہنمائی فراہم کر سکتا ہے جہاں قومی وفاداری اور اسلامی اخوت دونوں کو نبھانا ضروری ہے۔ یہ تحقیق نہ صرف نظریاتی بلکہ عملی سطح پر بھی مفید ہے: ریاست کی خدمت کو امت کی خدمت کا حصہ بنانا، قومی مفاد کو اسلامی اصولوں کے اندر رکھنا، اور عالمی سطح پر مسلمان ممالک کے درمیان تعاون کو فروغ دینا۔

خلاصہ یہ کہ سیرتِ طیبہ ﷺ حبُّ الوطنی کو ایک متوازن تصور دیتی ہے جو ریاستی وفاداری کو امتِ مسلمہ کی وسعت کے ساتھ ہم آہنگ کرتی ہے۔ یہ تحقیق اسی توازن کی تلاش ہے جو جدید چیلنجز کے تناظر میں مسلمانوں کی رہنمائی کر سکے۔

2۔ حبُّ الوطنی کا مفہوم اور نظریاتی پس منظر

2.1 لغوی و اصطلاحی معنی حبُّ الوطنی کے لغوی و اصطلاحی معنی کو سمجھنے کیلئے وطن، قوم، ریاست اور وفاداری کے بنیادی مفاہیم کی وضاحت ناگزیر ہے۔ عربی لغت کے مطابق "وطن" سے مراد وہ مقامِ سکونت یا پیدائش ہے جو محض جغرافیائی حد تک محدود نہیں بلکہ جذباتی، ثقافتی اور نفسیاتی وابستگی کی علامت بن جاتا ہے۔ "قوم" مشترکہ شناخت، زبان اور اقدار پر مبنی اجتماعی گروہ کو کہا جاتا ہے، جبکہ "ریاست" خود مختار سیاسی ڈھانچہ ہے جو قوانین، سرحدوں اور حاکمیتِ اعلیٰ پر قائم ہوتا ہے۔ "وفاداری" ان سب عناصر کے ساتھ خلوصِ دل، اطاعت اور عملی خدمت کا نام ہے جو فرد کو اپنے وطن کے مفادات کی حفاظت کیلئے متحرک کرتی ہے۔ جدید تناظر میں یہ مفاہیم مغربی قومی ریاست کے فریم ورک میں ایک دوسرے سے جڑے نظر آتے ہیں، مگر اسلامی اصطلاح میں ان کی حدود توحید، انصاف اور امتِ مسلمہ کی وسعت سے متعین ہوتی ہیں۔ یہ لغوی و اصطلاحی بنیاد حبُّ الوطنی کو محض جذباتی نعرے سے آگے لے جا کر ایک ذمہ دارانہ سیاسی اور اخلاقی تصور میں تبدیل کر دیتی ہے جو سیرتِ طیبہ ﷺ کے متوازن ماڈل سے ہم آہنگ ہے (Chishti, 2024)۔

2.2 حبُّ الوطنی کی فطری بنیاد حبُّ الوطنی کی فطری بنیاد انسانی فطرت کی گہرائیوں میں پیوست ایک لازمی جذبہ ہے۔ انسان پیدائش کی سرزمین، اس کی مٹی، یادوں اور ماحول سے گہرا جذباتی لگاؤ محسوس کرتا ہے جو اس کی شناخت اور نفسیاتی استحکام کا لازمی جزو بن جاتا ہے۔ یہ محبت والدین یا خاندان سے محبت کی مانند غریزی اور قدرتی ہے جو

فرد کو وطن کی خدمت، دفاع اور ترقی کیلئے ابھارتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے مکہ مکرمہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: "اے مکہ! تو اللہ کی زمین میں سب سے بہترین جگہ ہے اور مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے"۔ ہجرت کے وقت آپ ﷺ کی مدینہ کی طرف تیزی سے سواری چلانا اور انصار کے ساتھ اظہارِ محبت اس فطری جذبے کی زندہ مثالیں ہیں۔ امام راغب اصفہانی کے مطابق بغیر وطن سے محبت کے ملک تباہ ہو جاتے ہیں کیونکہ لوگ اسے چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔ یہ فطری بنیاد اخلاقی کردار کی نشاندہی کرتی ہے مگر جب یہ اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت سے متصادم ہو جائے تو پھر یہ تعصب کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ لہٰذا اسلام اسے شریعت کے دائرے میں رکھ کر محمود بناتا ہے(Chishti, 2024) ۔

2.3 اسلامی فکر میں وطن کا مقام اسلامی فکر میں وطن اللہ تعالیٰ کی امانت اور انسانی اجتماعی امتحان کا میدان ہے۔ قرآن کریم زمین کو اللہ کی تخلیق قرار دیتا ہے اور انسان کو اس پر خلیفہ بنا کر عدل و انصاف قائم کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ امتِ مسلمہ کا تصور عالمگیر اور عقیدے پر مبنی ہے مگر سیرتِ طیبہ ﷺ میں مقامی معاشرے اور ریاست کی سطح پر اجتماعی وابستگی کو بھی تسلیم کیا گیا ہے۔ میثاقِ مدینہ اس کی بہترین مثال ہے جس نے مختلف قبائل اور مذاہب کو ایک سیاسی "امت" قرار دے کر مشترکہ وفاداری، امن اور دفاع کا نظام قائم کیا۔ حب الوطنی ایمان کا حصہ ہے جو قربانی اور خدمت کا باعث بنتا ہے۔ جدید تحقیقی مطالعے بھی اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ اسلام حبُّ الوطنی کو قبول کرتا ہے بشرطیکہ یہ ایمان سے پیدا ہو اور وطن کی شان و شوکت کیلئے قربانی کا جذبہ پیدا کرے(Faruqi & Suharyat, 2024) ۔ اس طرح اسلامی تعلیمات وطن کو محدود قوم پرستی کی بجائے ایک اخلاقی اور ذمہ دارانہ اجتماعی وابستگی کا ذریعہ بناتی ہیں جو ریاستی وفاداری کو امتِ مسلمہ کی عالمگیر اخوت کے فریم ورک میں ہم آہنگ کرتی ہے۔ یہ متوازن تصور عصرِ حاضر کے مسلمانوں کیلئے راہنمائی فراہم کرتا ہے جہاں قومی ریاستوں کے درمیان تنازعات امت کی وحدت کو چیلنج کر رہے ہیں۔

3۔ سیرتِ نبوی ﷺ میں حبُّ الوطنی کے مظاہر

3.1 مکہ مکرمہ سے محبت رسول اللہ ﷺ کی مکہ مکرمہ سے قلبی وابستگی انسانی فطرت اور نبوی محبت کا ایک درخشاں مظہر ہے۔ آپ ﷺ نے مکہ کو اللہ کی بہترین زمین قرار دیا اور فرمایا: "واللہ! تم اللہ کی زمین میں بہترین جگہ ہو اور مجھے سب سے زیادہ محبوب ہو۔ اگر مجھے تم سے نکالا نہ جاتا تو میں تم سے نہ نکلتا" (سنن ترمذی: ۳۹۲۵)۔ یہ الفاظ ہجرت کے موقع پر حزورہ کے مقام پر ادا کیے گئے جب آپ ﷺ نے اپنے آبائی شہر کو دیکھا۔ یہ محبت صرف ذاتی لگاؤ نہیں بلکہ اس شہر کی حرمت، کعبہ اور توحید کی بنیاد کی وجہ سے تھی جو آپ ﷺ کی زندگی کا مرکز رہا۔ سیرت کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ نے مکہ میں ۱۳ سال تک شدید مخالفت کے باوجود تبلیغ کی اور فتح مکہ کے بعد بھی اس کی تقدس کی حفاظت کی۔ یہ وابستگی ہمیں سکھاتی ہے کہ حبُّ الوطنی فطری ہے مگر یہ اللہ کی رضا اور دین کی خدمت کے تابع رہنا چاہیے۔ جدید دور میں یہ مثال مسلمانوں کو اپنے وطن سے محبت کرتے ہوئے عالمی اخوت کو فراموش نہ کرنے کی تلقین کرتی ہے(Mughal, 2025) ۔

3.2 ہجرتِ مدینہ اور وطن کی قربانی ہجرتِ مدینہ اعلیٰ مقصد کے لیے وطن چھوڑنے کی سب سے بڑی مثال ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے آبائی شہر، خاندان اور یادوں کو چھوڑ کر صرف اللہ کی رضا اور دین کی حفاظت کے لیے مدینہ کا رخ کیا۔ یہ قربانی محض جبری نقل مکانی نہیں تھی بلکہ ایک سوچے سمجھے اقدام تھی جس نے امتِ مسلمہ کی بنیاد رکھی۔ آپ ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کی غارِ ثور میں پناہ، خطرناک سفر اور مدینہ میں داخلے کی تیاریاں اس عزم کی عکاسی کرتی ہیں کہ وطن کی محبت ایمان سے بالاتر نہیں ہو سکتی۔ ہجرت نے مکی مسلمانوں کو مجبور کیا کہ وہ اپنے گھر، مال اور رشتوں کو چھوڑ کر نئے وطن میں آئیں، جو ایمان کی بالادستی کا ثبوت ہے۔ یہ واقعہ سکھاتا ہے کہ جب وطن میں دین کی آزادی نہ رہے تو اعلیٰ مقصد کے لیے اسے چھوڑنا نہ صرف جائز بلکہ مستحسن ہے۔ سیرت کے تجزیے سے واضح ہوتا ہے کہ یہ قربانی ریاستِ مدینہ کی تشکیل اور امت کی وحدت کا ذریعہ بنی(Rahman, 2024) ۔

3.3 مدینہ منورہ سے تعلق مدینہ منورہ کو مرکزِ ریاست بنانے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اس سے گہرا تعلق قائم کیا جو حبُّ الوطنی کا متوازن نمونہ پیش کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے مدینہ کے لیے خصوصی دعائیں کیں: "اے اللہ! ہمیں مدینہ سے اتنی محبت عطا فرما جتنی مکہ سے ہے بلکہ اس سے زیادہ"۔ جب آپ ﷺ کسی سفر سے واپس آتے تو مدینہ کی جھلک دیکھ کر سواری کو تیز کر دیتے۔ مدینہ میں آپ ﷺ نے میثاقِ مدینہ کے ذریعے ایک مثالی ریاست قائم کی جہاں مقامی انصار اور مہاجرین کی اخوت قائم ہوئی۔ یہ شہر آپ ﷺ کے لیے امن، برکت اور ایمان کا مرکز بن گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ کے درمیان کا علاقہ (میرے گھر اور منبر کے درمیان) جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ یہ تعلق ظاہر کرتا ہے کہ نیا وطن بھی اللہ کی امانت ہے اور اس کی خدمت ایمان کا حصہ ہے۔ سیرتِ طیبہ ہمیں بتاتی ہے کہ حبُّ الوطنی ایک جگہ تک محدود نہیں بلکہ جہاں دین کی بنیاد رکھی جائے وہاں بھی گہری محبت پیدا ہو جاتی ہے(Qadhi, 2024) ۔

4۔ سیرتِ طیبہ ﷺ میں ریاستی وفاداری کا تصور

4.1 میثاقِ مدینہ اور شہری ذمہ داری میثاقِ مدینہ ریاستی وفاداری کا سب سے واضح اور عملی مظہر ہے جس نے ایک کثیر المذاہب معاشرے میں شہری ذمہ داریوں کا نظام قائم کیا۔ نبی کریم ﷺ نے ہجرت کے فوراً بعد اس معاہدے کے ذریعے مہاجرین، انصار اور یہودی قبائل کو ایک سیاسی "امت" قرار دیا جس میں تمام شہریوں کے حقوق

وفرائض واضح تھے۔ معاہدے میں مشترکہ دفاع، امن کی برقراری، انصاف کی فراہمی اور باہمی حقوق کی ضمانت دی گئی تھی۔ یہ دستاویز ظاہر کرتی ہے کہ ریاستی وفاداری کی بنیاد عقیدے کی بجائے شہری ذمہ داری، معاہدے کی پابندی اور اجتماعی فلاح پر تھی۔ آپ ﷺ کو حتمی فیصلہ ساز اور ثالث تسلیم کیا گیا جو تمام تنازعات کا حل تھے۔ یہ معاہدہ جدید ریاست کی بنیاد بنتا ہے جہاں وفاداری قانون اور مشترکہ مفادات سے جڑی ہوتی ہے مگر اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت اس کی حد مقرر کرتی ہے۔ سیرت کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ میثاقِ مدینہ نے قبائلی تعصبات کو ختم کر کے ایک منظم ریاست کی بنیاد رکھی جو آج کے مسلمان ممالک کے لیے مثالی نمونہ ہے (Anjum, 2024)۔

4.2 قانون پسندی اور اجتماعی نظم سیرتِ نبوی ﷺ میں قانون کی بالادستی ریاستی وفاداری کا بنیادی ستون ہے۔ نبی کریم ﷺ نے مدینہ میں قانون کو سب کے لیے یکساں قرار دیا اور خود بھی اس کی پابندی کی۔ میثاقِ مدینہ کے مطابق کسی بھی جھگڑے یا قتل کے معاملے میں حتمی فیصلہ اللہ اور رسول ﷺ کے حکم کے مطابق ہوتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان ایک دوسرے کے خلاف غیر مسلم کی مدد نہیں کرسکتے اور قانون کی خلاف ورزی پر کوئی استثنیٰ نہیں۔ یہ اصول اجتماعی نظم کو برقرار رکھتا تھا اور شہریوں کو قانون کی اطاعت کی تربیت دیتا تھا۔ سیرت کے واقعات جیسے فتح مکہ کے بعد عام معافی اور انصاف کی مثالیں قانون کی بالادستی کو واضح کرتی ہیں۔ یہ تصور جدید ریاست میں rule of law کی بنیاد بنتا ہے جہاں وفاداری قانون کی اطاعت اور اجتماعی نظم کی خدمت سے ظاہر ہوتی ہے۔ اسلام قانون کو اللہ کی مرضی کا ترجمان قرار دیتا ہے جو ریاستی استحکام کا ضامن ہے (Sk, 2024)۔

4.3 دفاعِ وطن اور امنِ عامہ ریاستی سلامتی کے لیے نبوی اقدامات دفاعِ وطن اور امنِ عامہ کی بہترین مثال ہیں۔ آپ ﷺ نے خندق کی جنگ میں دفاعی حکمت عملی اپنائی، خفیہ معلومات جمع کیں اور اتحاد قائم کیا جو جدید ملٹری سٹریٹیجی کا پیش خیمہ ہے۔ غزوات میں آپ ﷺ کا مقصد جارحیت کا دفاع اور امن کی بحالی تھا۔ میثاقِ مدینہ میں تمام شہریوں کو مشترکہ دفاع کی ذمہ داری دی گئی تھی۔ آپ ﷺ نے کم سے کم خونریزی کے ساتھ فتوحات حاصل کیں اور معاہدوں کے ذریعے امن قائم کیا۔ یہ اقدامات ظاہر کرتے ہیں کہ ریاستی وفاداری کا تقاضا ہے کہ شہری ریاست کی سلامتی کے لیے قربانی دیں مگر یہ جارحانہ نہیں بلکہ دفاعی ہو۔ سیرت ہمیں سکھاتی ہے کہ دفاعِ وطن ایمان کا حصہ ہے جو امت کی حفاظت کے ساتھ ریاستی خودمختاری کو بھی محفوظ رکھتا ہے۔ آج کے دور میں یہ اصول مسلمان ریاستوں کو بیرونی خطرات سے نمٹنے اور اندرونی امن برقرار رکھنے کی راہ دکھاتا ہے (Sertkaya, 2023)۔

5۔ امتِ مسلمہ کا تصور اور اس کی حدود

5.1 امت کا قرآنی تصور امتِ مسلمہ کا قرآنی تصور عقیدے کی بنیاد پر قائم عالمی اخوت کا درخشاں نمونہ ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے: "یہ تمہاری امت ایک امت ہے اور میں تمہارا رب ہوں، لہٰذا میری ہی عبادت کرو" (الانبیاء:۹۲)۔ یہ امت نسل، زبان، رنگ یا جغرافیہ کی قید سے ماورا ہے اور صرف توحید اور رسالتِ محمدی ﷺ پر ایمان کی بنیاد پر قائم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو مختلف اقوام اور قبائل میں تقسیم کیا تاکہ وہ ایک دوسرے کو پہچانیں، مگر سب سے برتر وہ ہے جو تقویٰ والا ہو (الحجرات:۱۳)۔ یہ آیت عالمی اخوت کی بنیاد رکھتی ہے جو سرحدوں سے بالاتر ہے۔ امتِ مسلمہ ایک اخلاقی اور روحانی جماعت ہے جو ایمان، عدل اور بھائی چارے پر قائم ہے۔ یہ تصور نہ صرف مسلمانوں کو ایک دوسرے کا درد محسوس کرنے کا حکم دیتا ہے بلکہ پوری انسانیت کے لیے رحمت کا پیغام بھی لے کر آتا ہے۔ جدید دور میں یہ عالمی اخوت مسلمانوں کو قومی ریاستوں کی تقسیم کے باوجود ایک مشترکہ ذمہ داری کا احساس دلاتی ہے (Akhtar, 2025)۔

5.2 قومی ریاست اور امت کا تعلق قومی ریاست اور امتِ مسلمہ کے درمیان تعلق مقامی ریاستی وابستگی اور عالمی اسلامی وحدت کے درمیان متوازن توازن کا تقاضا کرتا ہے۔ سیرتِ طیبہ ﷺ میں میثاقِ مدینہ نے ایک مقامی ریاست قائم کی جہاں شہری وفاداری مشترکہ دفاع اور انصاف پر مبنی تھی، مگر یہ امتِ مسلمہ کی عالمگیر اخوت کے فریم ورک میں تھی۔ جدید قومی ریاست سرحدوں، قوانین اور قومی مفادات پر قائم ہے، جبکہ امت عقیدے کی بنیاد پر ماورائے سرحد ہے۔ اسلام مقامی ریاست کی وفاداری کو قبول کرتا ہے بشرطیکہ یہ شریعت کے اصولوں کے اندر رہے اور عالمی امت کی وحدت کو نقصان نہ پہنچائے۔ مسلمان ایک ہی وقت میں اپنے وطن کا شہری اور امتِ مسلمہ کا فرد ہو سکتا ہے۔ یہ توازن ریاستی خدمت کو امت کی خدمت کا حصہ بناتا ہے، جیسے پاکستان جیسے ملک میں قومی ترقی امت کی مجموعی طاقت میں اضافہ کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ اگر قومی ریاست امت کی اخوت سے متصادم ہو جائے تو پھر امت کی بالادستی لازم آتی ہے۔ یہ متوازن نقطہ نظر مسلمان ممالک کو باہمی تعاون اور عالمی سطح پر ایک آواز بننے کی ترغیب دیتا ہے (Khan, 2025)۔

5.3 نسلی وجغرافیائی عصبیت کی نفی اسلام نسلی وجغرافیائی عصبیت (عصبیت) کی شدید نفی کرتا ہے اور اسے جاہلیت قرار دیتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جو شخص عصبیت کی طرف بلائے، اس پر لڑے یا اس کی حمایت کرے، وہ ہم میں سے نہیں" (صحیح مسلم)۔ آپ ﷺ نے عرب جاہلیت کے قبائلی تعصبات کو ختم کر کے امت کی بنیاد رکھی جہاں بلال حبشیؓ، سلمان فارسیؓ اور صہیب رومیؓ جیسے مختلف النسل لوگوں کو ایک ہی صف میں کھڑا کیا۔ یہ نفی قوم پرستی کی جدید شکلوں پر بھی لاگو ہوتی ہے جو

مسلمانوں کو تقسیم کرتی ہے۔ اسلام تعصب کو جائز نہیں سمجھتا چاہے وہ نسلی ہو، لسانی ہو یا قومی۔ البتہ جائز حبّ الوطنی اور قومی خدمت کو قبول کرتا ہے مگر جب یہ تعصب اور برتر سمجھنے کی شکل اختیار کرلے تو حرام ہو جاتا ہے۔ عصر حاضر میں مسلمان ممالک کے درمیان سرحدی تنازعات اور قومی برتری کے دعوے امت کی وحدت کے لیے خطرہ ہیں۔ اسلام ہمیں سکھاتا ہے کہ سچا مسلمان وہ ہے جو اپنے ایمان کی بنیاد پر دوسروں سے محبت کرے اور تعصب سے بالاتر ہو(Suleiman, 2024)۔

6۔ حبّ الوطنی اور قوم پرستی میں فرق

6.1 جائز حبّ الوطنی جائز حبّ الوطنی وطن سے محبت، خدمت اور وفاداری کا وہ فطری اور محمود جذبہ ہے جو فرد کو اپنے علاقے کی ترقی، سلامتی اور فلاح کے لیے متحرک کرتا ہے۔ یہ محبت مٹی، یادوں، ثقافت اور معاشرے سے گہرا لگاؤ رکھتی ہے مگر اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت سے بالاتر نہیں ہوتی۔ نبی کریم ﷺ کی مکہ مکرمہ سے محبت اور مدینہ منورہ کے لیے دعائیں اس کی زندہ مثالیں ہیں۔ اسلام میں حبّ الوطنی ایمان کا حصہ بن جاتی ہے جب یہ خدمتِ خلق، انصاف اور مشترکہ فلاح کا ذریعہ بنے۔ یہ جذبہ فرد کو ریاست کی تعمیر، قوانین کی پابندی اور معاشرتی ذمہ داریوں کی طرف لے جاتا ہے بغیر کسی تعصب کے۔ جائز حبّ الوطنی قومی ترقی کو امتِ مسلمہ کی مجموعی طاقت میں اضافہ کا ذریعہ سمجھتی ہے، جیسے پاکستان جیسے اسلامی ملک میں قومی خدمت کو دین کی خدمت کا حصہ قرار دیا جاتا ہے۔ یہ محبت روادار، مثبت اور تعمیری ہوتی ہے جو وطن کی خوبصورتی کو برقرار رکھتے ہوئے عالمی اخوت کو تقویت دیتی ہے(Swabeeh Karippur, 2025)۔

6.2 ناجائز قوم پرستی ناجائز قوم پرستی نسلی غرور، ظلم اور تعصب پر مبنی وہ قومیت ہے جو اپنی قوم کو برتر سمجھ کر دوسروں کے حقوق پامال کرتی ہے۔ یہ جدید جاہلیت ہے جو سرحدوں، جھنڈوں اور قومی مفادات کو اللہ کی شریعت سے بالاتر قرار دیتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص عصبیت کی طرف بلائے، اس پر لڑے یا اس کی حمایت کرے، وہ ہم میں سے نہیں“ (صحیح مسلم)۔ قوم پرستی امتِ مسلمہ کی وحدت کو تقسیم کرتی ہے، مسلمان ممالک کے درمیان تنازعات کو ہوا دیتی ہے اور جارحیت کو جائز ٹھہراتی ہے۔ یہ تعصب نسل، زبان یا جغرافیہ کی بنیاد پر برتری کا دعویٰ کرتا ہے جو قرآن کی آیت ”ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم“ (الحجرات:۱۳) کے بالکل خلاف ہے۔ ناجائز قوم پرستی نفرت، جنگ اور ناانصافی کو جنم دیتی ہے اور فرد کی وفاداری کو صرف قومی جھنڈے تک محدود کر دیتی ہے، چاہے وہ ظلم پر مبنی ہو۔ عصر حاضر میں مسلمان ممالک کے درمیان سرحدی تنازعات اور قومی برتری کے دعوے اسی ناجائز قوم پرستی کی مثالیں ہیں جو امت کو کمزور کر رہی ہیں(Masoud, 2025)۔

6.3 سیرتِ نبوی ﷺ کی معتدل راہ سیرتِ نبوی ﷺ حبّ الوطنی اور قوم پرستی کے درمیان معتدل راہ کی بہترین مثال پیش کرتی ہے جو اعتدال، عدل اور عالمی اخوت پر مبنی ہے۔ آپ ﷺ نے وطن سے محبت کی مگر ہجرت کرکے بتایا کہ جب دین کی آزادی نہ رہے تو وطن چھوڑنا بھی جائز ہے۔ میثاقِ مدینہ نے مقامی ریاست قائم کی مگر اسے امتِ مسلمہ کے عالمگیر فریم ورک میں رکھا۔ آپ ﷺ نے قبائلی عصبیت کو ختم کرکے مختلف النسل صحابہؓ کو ایک صف میں کھڑا کیا۔ یہ معتدل ماڈل سکھاتا ہے کہ حبّ الوطنی جائز ہے مگر قوم پرستی کی حد سے تجاوز ناجائز۔ سیرت ہمیں بتاتی ہے کہ وفاداری کی پہلی منزل اللہ اور رسول ﷺ ہیں، پھر وطن اور ریاست، مگر سب کچھ عدل و انصاف کے دائرے میں۔ یہ توازن مسلمانوں کو قومی خدمت کرتے ہوئے امت کی وحدت برقرار رکھنے کی تلقین کرتا ہے۔ آج کے دور میں یہ راہ مسلمان ممالک کو قومی ترقی کے ساتھ ساتھ اسلامی تعاون) جیسے (OIC کو فروغ دینے کی راہ دکھاتی ہے(Fakhri, 2026)۔

7۔ عصر حاضر میں حبّ الوطنی کے تقاضے

7.1 شہری ذمہ داریاں عصر حاضر میں جائز حبّ الوطنی کا بنیادی تقاضا شہری ذمہ داریوں کی ادائیگی ہے جو ٹیکس کی ادائیگی، قانون کی پابندی اور دیانت داری پر مشتمل ہیں۔ ایک ذمہ دار شہری ریاست کے وسائل کو محفوظ رکھتے ہوئے ٹیکس ادا کرتا ہے تاکہ تعلیم، صحت اور انفراسٹرکچر کی ترقی ممکن ہو سکے۔ قانون کی اطاعت سماجی نظم کو برقرار رکھتی ہے اور بدعنوانی سے پاک معاشرہ تشکیل دیتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے محفوظ رہیں، جو دیانت داری کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔ آج کے پاکستان جیسے ممالک میں کرپشن سے بچنا، ووٹ کے حق کا درست استعمال اور سرکاری املاک کی حفاظت حبّ الوطنی کا عملی مظہر ہیں۔ یہ ذمہ داریاں فرد کو ریاست کا فعال حصہ بناتی ہیں اور امتِ مسلمہ کی مجموعی طاقت میں اضافہ کرتی ہیں۔ اگر شہری اپنے فرائض ادا نہ کریں تو ریاست کمزور ہو جاتی ہے جو بیرونی خطرات کا شکار ہو سکتی ہے۔ لہٰذا حبّ الوطنی جذباتی نعرے سے آگے بڑھ کر عملی خدمت اور اخلاقی دیانت کا نام ہے(Sugiarto, 2024)۔

7.2 قومی ترقی میں کردار حبّ الوطنی کا دوسرا اہم تقاضا قومی ترقی میں فعال کردار ادا کرنا ہے جو تعلیم، معیشت، امن اور سماجی خدمت کے شعبوں میں ظاہر ہوتا ہے۔ مسلمان نوجوان کو جدید تعلیم حاصل کرکے قومی معیشت کو مضبوط بنانا چاہیے، جدت طرازی اور entrepreneurship کو فروغ دینا چاہیے تاکہ غربت اور بے روزگاری کم ہو۔ امن کی برقراری کے لیے فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور قانون کی حکمرانی ضروری ہے۔ سماجی خدمت جیسے فلاحی کام، ماحولیاتی تحفظ اور غریبوں کی مدد حبّ الوطنی کا حصہ ہیں۔ سیرتِ طیبہ ﷺ میں مدینہ کی تعمیر اور معاشی معاہدوں نے ریاست کو خود کفیل بنایا تھا۔ عصر حاضر میں مسلمان اپنے وطن کی ترقی کو امت کی ترقی کا

ذریعہ سمجھیں، جیسے پاکستان میں زراعت، ٹیکنالوجی اور انسانی وسائل کی ترقی امتِ مسلمہ کی مجموعی صلاحیت بڑھائے گی۔ یہ کردار نہ صرف قومی مفاد بلکہ عالمی سطح پر مسلمانوں کی عزت میں اضافہ کرتا ہے۔ تعمیری کردار کے بغیر حبّ الوطنی ادھوری رہ جاتی ہے(Mardina, 2025) ۔

7.3 بین الاقوامی سطح پر مسلم کردار بین الاقوامی سطح پر مسلم کا کردار اپنے وطن سے وفاداری کے ساتھ امتِ مسلمہ کی خیر خواہی پر قائم ہونا چاہیے۔ ایک مسلمان شہری اپنے ملک کی خارجہ پالیسی کی حمایت کرتے ہوئے دیگر مسلمان ممالک کے ساتھ تعاون کو فروغ دے۔ OIC ، سعودی عرب اور پاکستان جیسے تعلقات اس کی مثال ہیں جہاں قومی مفاد امت کی وحدت سے ہم آہنگ رکھا جائے۔ امت کی خیر خواہی کا مطلب ہے فلسطین، کشمیر اور دیگر مسائل پر آواز اٹھانا مگر اپنے وطن کی خود مختاری کو نقصان پہنچائے بغیر۔ سیرتِ طیبہ ﷺ میں آپ ﷺ نے مدینہ کی ریاست کو مضبوط کرتے ہوئے عالمی خطوط بھیجے۔ آج کے دور میں مسلمان سفارت کاری، معاشی شراکت داری اور انسانی امداد کے ذریعے اپنے وطن کی عزت بڑھاتے ہوئے امت کی خدمت کریں۔ یہ متوازن کردار قومی وفاداری کو عالمگیر ذمہ داری کے ساتھ ہم آہنگ کرتا ہے اور مسلمانوں کو عالمی فورمز پر مضبوط کرتا ہے(Beka, 2024) ۔

8۔ پاکستان کے تناظر میں موضوع کی تطبیق

8.1 نظریۂ پاکستان اور اسلامی شناخت نظریۂ پاکستان ریاست اور دین کے تعلق کا ایک متوازن ماڈل پیش کرتا ہے جو اسلامی شناخت کو قومی شناخت کا لازمی جزو قرار دیتا ہے۔ قائداعظم محمد علی جناح نے دو قومی نظریے کی بنیاد پر پاکستان کا قیام کیا جس میں مسلمانوں کی الگ شناخت، ثقافت اور اقدار کو محفوظ رکھنے کا تصور تھا۔ یہ نظریہ اسلام کو صرف مذہب نہیں بلکہ مکمل ضابطہ حیات سمجھتا ہے جو ریاست کی بنیاد، قوانین اور اخلاقیات کی رہنمائی کرتا ہے۔ ۱۹۵۶ء اور ۱۹۷۳ء کے دستورات میں اسلام کو ریاستی مذہب قرار دیا گیا اور تمام قوانین کو قرآن و سنت کے مطابق بنانے کی شق شامل کی گئی۔ تاہم یہ تعلق تھیوکریسی نہیں بلکہ اسلامی جمہوریت کا ہے جہاں عوامی نمائندے اللہ کی حاکمیت کے تابع رہتے ہوئے فیصلے کرتے ہیں۔ سیرتِ طیبہ ﷺ کے میثاقِ مدینہ کی طرح نظریۂ پاکستان مقامی ریاست کو امتِ مسلمہ کی عالمگیر اخوت کے فریم ورک میں رکھتا ہے۔ آج کے پاکستان میں یہ شناخت قومی اتحاد کی بنیاد ہے مگر اسے انتہا پسندی سے پاک رکھنا ضروری ہے تاکہ اقلیتوں کے حقوق بھی محفوظ رہیں (Gurchani, 2024)۔

8.2 قومی یکجہتی کے تقاضے قومی یکجہتی کے تقاضے لسانی، صوبائی اور فرقہ وارانہ تقسیمات کے حل میں مضمر ہیں۔ پاکستان پنجاب، سندھ، بلوچستان، خیبر پختونخوا اور دیگر علاقوں کی متنوع آبادی پر مشتمل ہے جہاں زبان، ثقافت اور صوبائی مفادات بعض اوقات قومی مفاد سے ٹکراتے ہیں۔ اسلام ان تقسیمات کو تسلیم کرتا ہے مگر انہیں تعصب میں تبدیل ہونے سے روکتا ہے۔ قرآن کریم کی آیت "وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا" (الحجرات: ۱۳) تنوع کو رحمت قرار دیتی ہے۔ فرقہ وارانہ تقسیمات (شیعہ-سنی، بریلوی-دیوبندی) کو ختم کرنے کے لیے اسلامی تعلیمات پر مبنی رواداری، مکالمہ اور مشترکہ قومی اہداف ضروری ہیں۔ ۱۸ویں ترمیم کے ذریعے صوبائی خود مختاری نے کچھ مسائل حل کیے مگر مزید اقدامات جیسے یکساں نصاب، انٹر پراونشل ہم آہنگی اور عدل پر مبنی وسائل کی تقسیم درکار ہیں۔ سیرتِ نبوی ﷺ کے مطابق قومی یکجہتی کا تقاضا ہے کہ سب ایک امت کی طرح رہیں جبکہ مقامی شناخت کو بھی احترام دیا جائے۔ یہ یکجہتی پاکستان کو بیرونی چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے قابل بنائے گی (Khan, 2024)۔

8.3 نوجوان نسل میں حبّ الوطنی کی تربیت نوجوان نسل میں حبّ الوطنی کی تربیت تعلیم اور میڈیا کے کردار سے ممکن ہے۔ آج کے نوجوان ٹیکنالوجی اور سوشل میڈیا کے دور میں زندہ ہیں، لہٰذا نصاب میں سیرتِ طیبہ ﷺ، نظریۂ پاکستان اور قومی تاریخ کو عملی انداز میں شامل کیا جائے تاکہ وہ وطن کی خدمت کو ایمان کا حصہ سمجھیں۔ تعلیم نہ صرف علم بلکہ کردار سازی پر توجہ دے جو دیانت، محنت اور قومی فخر پیدا کرے۔ میڈیا، خصوصاً ڈیجیٹل پلیٹ فارمز، مثبت کہانیوں، دستاویزی فلموں اور نوجوان لیڈروں کی کہانیوں کے ذریعے حبّ الوطنی کو فروغ دے سکتا ہے۔ اس کے بجائے اگر میڈیا تقسیم اور مایوسی پھیلائے تو نقصان ہوگا۔ نوجوانوں کو قومی ترقی کے پروجیکٹس (تعلیم، سائنس، معیشت) میں شامل کرکے ان میں ذمہ داری کا احساس پیدا کیا جائے۔ سیرتِ طیبہ ﷺ کی روشنی میں یہ تربیت انہیں جائز حبّ الوطنی اور امت کی خیر خواہی دونوں کی طرف لے جائے گی۔ پاکستان کی نوجوان آبادی (تقریباً ۶۰ فیصد زیر ۳۰ سال) اگر تربیت یافتہ ہو تو ملک کی ترقی اور استحکام کی ضمانت بن سکتی ہے (Bukhari, 2024)۔

9۔ نتائج تحقیق

9.1 حبّ الوطنی ایک جائز اور فطری جذبہ ہے۔ حبّ الوطنی انسانی فطرت کا ایک لازمی اور جائز جذبہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق کے مطابق پیدائش کی سرزمین، مٹی، یادوں اور معاشرتی ماحول سے گہرا لگاؤ رکھتا ہے۔ سیرتِ طیبہ ﷺ کی روشنی میں یہ محبت نہ صرف جائز بلکہ محمود ہے جب تک یہ اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کے دائرے میں رہے۔ نبی کریم ﷺ کی مکہ مکرمہ سے شدید محبت اور مدینہ منورہ کے لیے دعائیں اس بات کی واضح دلیل ہیں کہ وطن سے محبت فطری ہے اور یہ فرد کو

خدمت، قربانی اور وفاداری کی طرف ابھارتی ہے۔ یہ جذبہ فرد کو ریاست کی ترقی، سلامتی اور فلاح و بہبود کے لیے متحرک کرتا ہے۔ عصر حاضر میں جب قومی ریاستوں کا نظام غالب ہے تو حبُّ الوطنی شہری ذمہ داریوں کی ادائیگی، قوانین کی پابندی اور قومی وسائل کی حفاظت کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے۔ یہ محبت تعصب یا جارحیت نہیں بلکہ تعمیری عمل ہے جو معاشرے کو مضبوط بناتی ہے۔ پاکستان جیسے ملک میں یہ جذبہ نوجوان نسل کو تعلیم، معیشت اور سماجی خدمت کی طرف لے جا کر قومی استحکام پیدا کر سکتا ہے۔ اگر اسے درست سمت دی جائے تو یہ امتِ مسلمہ کی مجموعی طاقت میں بھی اضافہ کرتا ہے۔ لہٰذا حبُّ الوطنی کو رد کرنا یا اسے صرف جذباتی نعرہ سمجھنا غلط ہے بلکہ اسے اسلامی اصولوں کے مطابق فروغ دینا چاہیے تاکہ فرد اور معاشرہ دونوں مستفید ہوں۔ یہ نتیجہ واضح کرتا ہے کہ فطری محبت کو شریعت کی روشنی میں قبول کرنا اسلام کا متوازن نقطہ نظر ہے۔

9.2 سیرتِ نبوی ﷺ ریاستی وفاداری اور عالمی اخوت دونوں کی تعلیم دیتی ہے۔ سیرتِ نبوی ﷺ ہمیں ریاستی وفاداری اور امتِ مسلمہ کی عالمی اخوت دونوں کی متوازن تعلیم دیتی ہے۔ میثاقِ مدینہ اس کا سب سے بڑا ثبوت ہے جس نے ایک مقامی ریاست قائم کر کے شہریوں کی مشترکہ ذمہ داریاں طے کیں مگر اسے امت کی عالمگیر اخوت کے فریم ورک میں رکھا۔ آپ ﷺ نے مدینہ میں قانون کی بالادستی، مشترکہ دفاع اور انصاف کا نظام قائم کیا جو ریاستی وفاداری کا نمونہ ہے، جبکہ مختلف النسل صحابہؓ کو ایک امت بنا کر عالمی اخوت کا درس دیا۔ ہجرت کا واقعہ بتاتا ہے کہ جب مقامی وطن میں دین کی آزادی نہ رہے تو نئے وطن کی طرف جانا جائز ہے مگر مقصد ہمیشہ اللہ کی رضا اور امت کی خدمت رہتا ہے۔ یہ تعلیم عصر حاضر کے مسلمانوں کے لیے بہت اہم ہے جو ایک طرف اپنے وطن کی وفاداری نبھاتے ہیں اور دوسری طرف فلسطین، کشمیر اور دیگر مسائل پر امت کا درد محسوس کرتے ہیں۔ پاکستان کے تناظر میں یہ توازن قومی خدمت کو امت کی خیر خواہی کا ذریعہ بناتا ہے۔ ریاستی وفاداری قانون کی پابندی اور قومی ترقی کی شکل میں ہو تو یہ امت کی وحدت سے متصادم نہیں بلکہ اس کی تقویت بنتی ہے۔ سیرتِ طیبہ ﷺ کا یہ ماڈل ہمیں سکھاتا ہے کہ دونوں سطحیں ایک دوسرے کی مخالف نہیں بلکہ تکمیل ہیں۔ لہٰذا مسلمان ریاستی شہری کی حیثیت سے اپنے فرائض ادا کرتے ہوئے امتِ مسلمہ کی عالمگیر ذمہ داری بھی نبھا سکتے ہیں۔

9.3 اسلام قوم پرستی نہیں بلکہ معتدل حب الوطنی کی تائید کرتا ہے۔ اسلام قوم پرستی کی شدید نفی کرتا ہے کیونکہ یہ نسلی غرور، تعصب اور جارحیت پر مبنی ہوتی ہے جو امت کی وحدت کو تقسیم کرتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے عصبیت کو جاہلیت قرار دیا اور فرمایا کہ جو شخص عصبیت کی طرف بلائے وہ ہم میں سے نہیں۔ اس کے برعکس اسلام معتدل حبُّ الوطنی کی تائید کرتا ہے جو عدل، اعتدال اور عالمی اخوت کے اصولوں پر قائم ہو۔ یہ حبُّ الوطنی وطن کی خدمت کرتی ہے مگر اللہ کی حاکمیت اور امت کی وسعت کو نظر انداز نہیں کرتی۔ قوم پرستی جب قومی مفاد کو شریعت سے بالاتر قرار دے تو حرام ہو جاتی ہے، جبکہ جائز حبُّ الوطنی ایمان کا حصہ بن جاتی ہے۔ پاکستان جیسے اسلامی ملک میں یہ معتدل نقطہ نظر لسانی، صوبائی اور فرقہ وارانہ تقسیمات کو حل کر کے قومی یکجہتی پیدا کر سکتا ہے۔ نوجوان نسل کو تعلیم اور میڈیا کے ذریعے اسی متوازن سوچ کی تربیت دی جائے تو وہ وطن کی محبت کو امت کی خدمت کے ساتھ ہم آہنگ کر سکیں گے۔ اسلام ہمیں بتاتا ہے کہ سچا مسلمان اپنے وطن کا محب بھی ہو سکتا ہے اور پوری امت کا بھائی بھی۔ یہ نتیجہ تحقیق کا خلاصہ ہے کہ اسلام نہ تو بے وطن cosmopolitanism کی تعلیم دیتا ہے اور نہ ہی تنگ نظر قوم پرستی کی بلکہ متوازن، اخلاقی اور ذمہ دارانہ حبُّ الوطنی کا راستہ دکھاتا ہے جو عصر حاضر کے چیلنجز کا بہترین حل پیش کرتا ہے۔

10۔ سفارشات

10.1 نصاب میں سیرتِ نبوی ﷺ اور حب الوطنی شامل کی جائے۔ نصاب تعلیم میں سیرتِ نبوی ﷺ اور حبُّ الوطنی کے متوازن تصور کو لازمی مضمون کے طور پر شامل کیا جائے۔ سکول، کالج اور یونیورسٹی کے نصاب میں میثاقِ مدینہ، ہجرت، غزوات اور نبوی ریاست کے واقعات کو جدید تناظر میں پڑھایا جائے تاکہ طلبہ سمجھ سکیں کہ وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔ نصاب میں صرف تاریخی واقعات نہیں بلکہ ان کے عملی تقاضے بھی شامل ہوں جیسے ریاستی وفاداری، قانون کی پابندی اور امت کی اخوت۔ یہ اقدام نوجوان نسل کو جائز حبُّ الوطنی اور ناجائز قوم پرستی کے فرق سے آگاہ کرے گا۔ نصاب کی اصلاح سے قومی سطح پر ایک واضح فکری بنیاد قائم ہو گی جو پاکستان کے نظریے اور اسلامی شناخت کو مضبوط کرے گی۔

10.2 نوجوانوں میں خدمتِ وطن کا شعور اجاگر کیا جائے۔ نوجوان نسل میں خدمتِ وطن کا شعور اجاگر کرنے کے لیے تعلیمی اداروں، میڈیا اور مساجد میں منظم مہم چلائی جائے۔ سوشل میڈیا، دستاویزی فلموں اور قومی دنوں کے پروگراموں کے ذریعے سیرتِ طیبہ ﷺ کی روشنی میں وطن کی خدمت کو ایمان کا حصہ پیش کیا جائے۔ نوجوانوں کو قومی ترقی کے پروجیکٹس جیسے تعلیم، ماحولیات، سائنس اور فلاحی کاموں میں فعال طور پر شامل کیا جائے۔ رضاکارانہ خدمات، قومی وفاداری کے عہد نامے اور نوجوان لیڈرشپ پروگراموں سے خدمتِ وطن کو ایک فخر اور ذمہ داری بنا دیا جائے۔ یہ شعور نہ صرف قومی استحکام بلکہ نوجوانوں کے کردار سازی میں بھی مددگار ثابت ہو گا۔

10.3 امت اور ریاست کے درمیان متوازن فکری بیانیہ تشکیل دیا جائے۔ امتِ مسلمہ اور ریاست کے درمیان متوازن فکری بیانیہ تشکیل دینے کے لیے علماء، دانشوروں اور تعلیمی اداروں کو مشترکہ فورمز پر فعال کیا جائے۔ خطبات، سیمینارز اور تحقیقی مقالات میں یہ بات واضح کی جائے کہ ریاستی وفاداری امت کی اخوت سے متصادم نہیں بلکہ اس کی تکمیل ہے۔ پاکستان کے تناظر میں قومی مفاد کو اسلامی اصولوں کے اندر رکھنے کا بیانیہ تیار کیا جائے تاکہ لسانی، صوبائی اور فرقہ وارانہ تقسیمات ختم ہوں۔ یہ متوازن بیانیہ نوجوانوں کو ایک واضح سوچ دے گا کہ وہ ایک ہی وقت میں اچھے پاکستانی اور اچھے مسلمان بن سکتے ہیں۔ اس سے قومی یکجہتی اور عالمی سطح پر امت کی خیر خواہی دونوں ممکن ہوں گی۔

References

Chishti, M. I. (2024, February 1). Nationalism in Islam: The Quran and Sunnah both support patriotism. New *Age Islam*. https://newageislam.com/islamic-ideology/nationalism-quran-sunnah-patriotism/d/131632

Akhtar, J. (2025). The concept of 'Ummah' in the Qurʾān: Transcending race, tribe, and ethnicity. *Al-Tabyeen Journal*. https://journals.uol.edu.pk/index.php/al-tabyeen/article/download/4115/1901

Anjum, O. (2024). Conjuring sovereignty: How the “Constitution” of Medina became an oracle of modern statehood. *Journal of Islamic Law*. https://journalofislamiclaw.com/current/article/download/anjum/176

Beka, R. (2024). The reconceptualization of the Umma and Ummatic action in the discourse of Abdullah Bin Bayyah. *American Journal of Islam and Society, 41*(1-2). https://www.ajis.org/index.php/ajiss/article/view/3438

Bukhari, S. R. H. (2024). The historical analysis of national integration in Pakistan. *QJSSH*. https://qjssh.com.pk/index.php/qjssh/article/download/195/174/354

Fakhri, W. A. (2026). Hubb al-Wathan: Verse and Hadith on patriotism and nationalism. *INCOILS Journal*. https://incoils.or.id/index.php/INCOILS/article/view/473

Faruqi, N. A., & Suharyat, Y. (2024). Islamic teachings on love of homeland according to the Qur’an. *International Journal of Global Sustainable Research, 1*(4), 535–544. https://doi.org/10.59890/ijgsr.v1i4.849

Gurchani, S. (2024). The role of Islam in shaping Pakistan’s political identity and governance. *GSSR Journal*. https://www.gssrjournal.com/article/the-role-of-islam-in-shaping-pakistans-political-identity-and-governance

Khan, M. N. (2024). National integration: Challenges and options for Pakistan. *Strategic Vision Institute*. https://thesvi.org/wp-content/uploads/2021/07/dr-nawaz-khan.pdf

Khan, T. S. (2025). The concept of Ummah: Unity, significance, and Iqbal's vision. *ResearchGate*. https://www.researchgate.net/publication/388490485

Mardina, D. (2025). Qawm, Ummah, dan Syuʿūb dalam Tafsir al-Qur'an: Studi tematik tentang hūbb al-waṭan dan loyalitas Muslim. *Quranic Studies Journal*. https://journal.iaimnumetrolampung.ac.id/index.php/qij/article/view/6105

Masoud, T. (2025). Religious nationalism and democracy in the Muslim world [Lecture]. University of Wisconsin-Madison.

Qadhi, Y. (2024). *Lessons from the Seerah: Blessings of Madinah* [Lecture series]. Muslim Central. https://muslimcentral.com/

Rahman, A. U. (2024). The Quran, Hadiths, and Seerah (Biography) of Prophet Muhammad (PBUH). *Al-Marjan Journal*. https://al-marjan.com.pk/index.php/Journal/article/download/265/211

Sertkaya, S. (2023). What changed in Medina: The place of peace and war in the prophetic mission. *Religions, 14*(2), Article 193. https://doi.org/10.3390/rel14020193
SIARJ Journal. https://www.siarj.com/index.php/Siarj/article/download/472/613
Sk, N. (2024). Prophet Muhammad's ﷺ political philosophy – Part II: Bridging classical and modern political theories. *IslamOnWeb*. https://en.islamonweb.net/prophet-muhammads-pbuh-political-philosophy-bridging-classical-and-modern-political-theories-through-prophetic-leadership-for-just-and-inclusive-governance
Sugiarto, T. (2024). The character value of love for the motherland in Madrasah digital books. *Al-Jami'ah: Journal of Islamic Studies, 9*(1), 1-19. https://doi.org/10.29240/ajis.v9i1.7848
Suleiman, O. (2024). Hadith #32 – Racism and tribalism (40 Hadiths on social justice). *Yaqeen Institute for Islamic Research*. https://yaqeeninstitute.org/read/blog/hadith-32-racism-and-tribalism-40-hadiths-on-social-justice
Swabeeh Karippur, M. (2025, July 25). Faith or flag? A comparative look at Islam and nationalism. *IslamOnWeb*. https://en.islamonweb.net/faith-or-flag-a-comparative-look-at-islam-and-nationalism